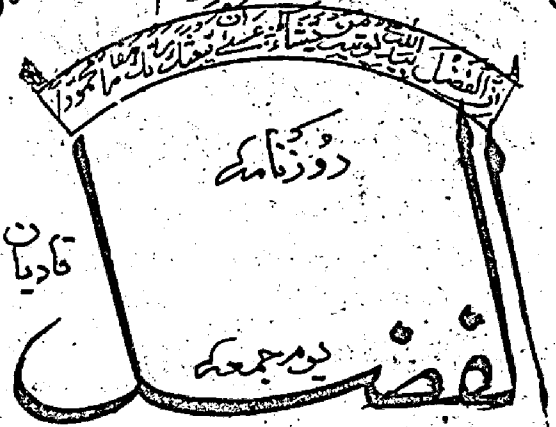


میں نے یہاں تک

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم



قیمت لاٹھ مار روپے

ماہوار ۱۲ روپے

مدینۃ السیر ۶۱

قادیان ۱۴ مارچ ۱۹۲۶ء۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق پہلے پہلے شام ۵ بجے اطلاع منظر ہونے لگی کہ حضور کو ضعف اور پاؤں میں نفرت کی تکلیف ہے احباب حضور کی محبت کے لئے دعا فرمائیں۔ حضرت ام المومنین زہرا علیہا السلام کی طبیعت بھی اس تکلیف کھانسی اور ضعف کی وجہ سے ناساز ہوئے۔ احباب دعا لئے محبت فرمائیں۔ حضرت میر محمد امین صاحب تامل شدید بیمار ہیں۔ احباب ان کی محبت کے لئے دعا فرمائیں۔ جناب مولوی عبدالنن صاحب عمر کے ہاں آج صبح ایک کولہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ مولود حضرت خدیجۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کا پوتا اور حضرت مولوی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۳۱۸ مارچ وفات ۲۶ ۱۳۶۶ ش ۱۸ شعبان ۱۳۶۶ ۱۸ جولائی ۱۹۴۶ء

انوکھے مطالبہ کی انوکھی تائید

مشرقیہ بینڈ رین کی جوابی تقریر جو آزاد پبل کے دوران میں انہوں نے پارلیمنٹ میں کی اور جو ۱۶ جولائی کے سول سٹری گزٹ میں شائع ہوئی ہے۔ اس میں صاحب موصوف نے "Other" کے ساتھ "F" دوسری باتوں کے متعلق جو اپنی رائے ظاہر کی ہے کہ "مشرقیہ بینڈ رین" میں "Other" کے ساتھ "F" کو بھی زیر غور رکھنے کی اس کے یقیناً یہی مصلحت ہے۔ کہ پہلا بنیادی اصول یہی ہو گا۔ کہ مسلمانوں کی اکثریت ہے یا غیر مسلموں کی لیکن بعض صورتوں میں بعض خاص باتیں ایسی ہو سکتی ہیں جس کی وجہ سے ان اصول سے انحراف کیا جاسکتا ہو خاص باتوں کی اجازت پنجاب کے لئے فرقہ کے ماحول کا جائزہ لینے کے لئے دی گئی ہے۔ تاکہ ان کے مذہبی مقامات کا لحاظ رکھا جائے۔ یہ رائے ایسی ہے جس کا کوئی تعلق ساجد والی برطانوی تجویز سے نہیں ہوتا۔ تجویز مذکور میں کوئی ایک ہی ایسا لفظ نہیں ہے جو الفاظ "Other" کے مذہبی

مقامات کے ساتھ مخصوص کرتا ہو۔ کیونکہ تجویز میں سکھوں کا ہندوؤں سے علیحدہ کوئی وجود ہی تسلیم نہیں کیا گیا۔ اور نہ سکھوں ہی کا کوئی ایسا مطالبہ تھا۔ بلکہ ملک لارڈ مونٹ بین نے اپنی وقتاً فوقتاً تقریر میں سکھوں کے مطالبہ تقسیم برائیاں افادہ کی تھیں۔ اور ان کو اس عقلی شکل طوطہ دلائی تھی۔ جو ہندوؤں کے ساتھ مل کر رہے تھے۔ لیکن اس کے باوجود انہوں نے اپنی وہ پوزیشن غیر مبہم طور پر تسلیم کر لی تھی۔ جو برطانوی تجویز میں ان کو غیر مسلم کے فرقہ میں شامل کر کے بیان کی گئی تھی۔

اب بینڈ رین صاحب کا یہ کہنا کہ "Other" کا اطلاق عام طور پر سکھوں پر ہوتا ہے نہایت عجیب ہے۔ اور یہ امر عام تجویز کو ہی سرے سے مسترد کر دیتا ہے۔ اگر ان الفاظ کا خاص طور پر سکھوں پر اطلاق ہوتا تو چاہئے تھا کہ اس کا ذکر تجویز میں گودیا جاتا۔ اگرچہ جس اصول پر تقسیم سب فرقوں کی طوطہ سے تسلیم کی گئی تھی۔ یہ بات اس اصول کے سر اسر خلاف ہوتی

معاذہ ازہی یہ تجویز لارڈ مونٹ بین نے مختلف فرقوں کے سمجھوتہ سے بنائی۔ اور اس معاہدہ میں نہ سکھ لارڈ سر اور بلدیہ سنگھ میں شامل تھے۔ اگر ان الفاظ کے کوئی ایسا معنی ہوتے تو ممکن نہ تھا کہ سر اور بلدیہ سنگھ معاہدہ میں اس کی تشریح نہ کرالیتے۔ اور اس کو تجویز میں شامل نہ کیا جاتا۔ اس لئے ایسی نئی توجیہ کے نہ صرف تجویز کے الفاظ میں تحمل نہیں بلکہ اس معاہدہ کی بھی خلاف ورزی ہے جو مختلف فرقوں کے درمیان ہوا تھا۔ جس کی بناء پر لارڈ مونٹ بین نے اس کو الفاظ کا جامہ پہنا کر اس کی برطانیہ سے منظور حاصل کی تھی۔

یہ بات کہ "Other" کے الفاظ سکھوں کے لئے مخصوص نہیں۔ اور ان سے سکھوں کے مذہبی مقامات کی طرف اشارہ نہیں اور کہ یہ الفاظ ہرگز اس لئے داخل نہیں کئے گئے۔ کہ تقسیم کے حقیقی اصول سے بچ بھر بھی انحراف کیا جاسکتا ہو خود اس بات سے بھی ظاہر ہوتا ہے۔ کہ تجویز کو اپنی آخری صورت میں طوطہ کے لئے کئی مرحلوں سے گزرا تھا۔ ان میں سے ایک مرحلہ وہ مشورہ بھی تھا جس میں مشورہ کو ماحول کرنے کے لئے لارڈ مونٹ بین صاحب انگریز کئے تھے۔ اگر اس قسم کی کوئی خاص بات تجویز میں ہوتی۔ تو اس مشورے کے دوران میں

اس کا کوئی ذکر آتا۔ نیز اس کا ذکر نہ لارڈ مونٹ بین کے پریس کانفرنس والے بیان میں ہے۔ اور نہ انگریز کے وزیر اعظم مشرقیہ کے بیان میں جو انہوں نے اس وقت دیا تھا حقیقت یہ ہے کہ یہ میں جب سکھوں کو ہر شایا اور انہوں نے دیکھا کہ ہندوؤں کے لئے وہ خود تشدد و اختراق کی گہری غاریں گر گئے ہیں۔ جس کی طرف لارڈ مونٹ بین نے اپنی وقتاً فوقتاً تقریر میں بھی اشارہ کیا تھا۔ تو انہوں نے پھر اس قسم کا غیر متعلقہ اور ناقابل پذیرائی دعاوی کرکے شروع کر دیئے جو انکی عادت ہے۔ حالانکہ تجویز کے ماحول تقسیم کے مطابق سکھوں کی کوئی ہر گاہ نہ متنی ہی نہیں رہتی۔ بلکہ بینڈ رین نے اب اس لئے عاشور وغیرہ کو تقویت پہنچانے کے لئے ایک ایسی توجیہ کر دی ہے جس کی تجویز مذکور محل نہیں ہو سکتی۔ خود ہندی کمیشن کی ساخت ہی یہ ظاہر کرتی ہے۔ کہ گو سکھوں کو اس میں نیابت دی گئی ہے۔ لیکن وہ نیابت ہندوؤں سے ملگ نہیں ہے۔ کیونکہ ہندوؤں اور سکھوں کو نصف اور مسلمانوں کو نصف نیابت دی گئی ہے جس کے یہ معنی ہیں کہ ہندوؤں اور سکھوں کا کمیشن مشترکہ ہو چکا "Other" کے عام معنی کے مطابق کہ ایسی باتیں کمیشن کے فرائض میں لاسکتے ہیں۔ جو انکی قوم کے متعلق ہوں اور جو تقسیم کے حقیقی اور بنیادی اصول یعنی مسلم اور غیر مسلموں کی اکثریت کی خلاصہ ورزی پر مشتمل نہ ہوں۔

ایڈیٹر اور رکن بینڈ رین۔ لے۔ ال۔ ال۔ بی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لندن میں ایک خاندان کا قبول اسلام

دو ترکی نژاد نوجوان آغوشِ احمدیت میں

کچھ عرصہ پہلے مسٹر ابراہیم ہربرٹ بیٹ فادرم پر کے سلسلہ میں داخل ہوئے تھے۔ انہیں تبلیغ کا خاص شوق ہے۔ وہ اپنے دوستوں کو بھی تبلیغ میں کرتے اور اپنے گھر والوں کو بھی۔ اب ان کا بیوی بھی اسلام قبول کر چکی ہیں۔ اور ان کا اسلامی نام میمونہ رکھا گیا ہے۔ اور ان کی لڑکی کا نام امینہ۔ گویا اس طرح یہ خاندان جو تین افراد پر مشتمل ہے، احمدی ہو گیا ہے۔ فاضل اللہ علی ڈاکٹر۔

چودھری مشتاق احمد صاحب (امام مسجد لندن) اپنے تازہ خط میں لکھتے ہیں کہ ایک ترک محسن خلیل نامی سلسلہ میں داخل ہوئے ہیں۔ وہ مدت سے زیر تبلیغ تھے۔ ان کی بیوی انگلش ہے جس سے بچے بھی ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کے بقیہ خاندان کو بھی حق کے قبول کرنے کی توفیق بخشنے۔ آمین۔ محسن خلیل صاحب کے بھائی ان سے پہلے سلسلہ میں داخل ہو چکے ہوئے ہیں۔ اور یہ جزیرہ ساکسیرس کے رہنے والے ہیں۔ احباب سے دعا ہے کہ در خواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں استقامت اور اٹلا میں ترقی بخشنے۔ آمین (خاکر عرفانی لکھنؤ)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی متعلقہ لاہور کے

سلسلہ میں ایک اور روایت

(از حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی)

لاہور کی تباہی کے متعلق الفضل میں روایات شائع ہوئی ہیں۔ اور یہ نہایت اہم واقعہ ہے۔ مگر لاہور کی تباہی پر ایک مضمون اس پیشگوئی کی بنا پر لکھنا چاہتا تھا۔ مگر میری صحت اور عملی قوت کا یہ حال ہے کہ باوجود روح میں جوش ہونے کے جسم لغات کرنے لگتا ہے۔ اب جبکہ یہ پیشگوئی مولوی محمد یعقوب صاحب نے شائع کر دی ہے، جواہر اللہ (حسن الجوار) اور یاما گیا ہے کہ دوسرے لوگ جن کو علم ہو وہ بھی اپنی روایات بھیج دیں۔ میں اس امانت اور شہادت کو ادا کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۱۸۹۹ء کے اواخر یا ۱۹۰۰ء کے اوائل میں ایک مہاسی تقریبیں لاہور پر تھیں۔ اس قسم کے علامات تھے کہ لاہور کی بربادی کے سالانہ ہوں گے۔ مگر لاہور ترقی کر رہا تھا۔ البتہ طاعون پنجاب میں لگی۔ لیکن لاہور اس سے بھی زیادہ متاثر نہ تھا۔ بلکہ ضلع جالندھر وغیرہ میں طوفان آیا ہوا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اثنائے گفتگو میں فرمایا (مجھے جو لفظ یاد ہیں وہ لکھتا ہوں)

”لوگ کہیں گے کہ لاہور بھی کوئی شہر ہوتا تھا“

مجھے یہ شبہ ہے کہ کوئی ”فرمایا تھا“ یا ”ایک“۔ مگر حق غالب کوئی کہے۔ اس میں کوئی کلام نہیں۔ کہ آپ نے یہ اس وقت فرمایا۔ جب اس قسم کا خیال نہیں آسکتا۔ لاہور منڈی ترقی طے کر رہا تھا۔ میں کہہ سکتا ہوں کہ میری پرانی ڈائریوں میں یہ واقعہ صحتاً ہی درج ہوگا۔ لیکن میں اپنے مرکز سے اور دفتر سے دور ہوں۔ عجیب بات ہے کہ لاہور کا اطلاق مسیح موعود پر اس آبادی پر ہوتا ہے جو فیصل اور دودھواڑوں کے اندر ہے۔ اور بڑی تباہی اسی حصہ پر آئی ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کے مرسد کی پیشگوئی ہے۔ اور اپنے وقت پر پوری ہو کر اسکی سچائی کا زندہ اور تازہ ثبوت ہے۔ (خاکر عرفانی لکھنؤ)

میں یہ کہن کہ خاص سکھوں کے لئے تقسیم کے متعلق اور بنیادی اصول سے خوف کیا جاسکتا ہے۔ تشریح و توضیح کے اختیارات کا بنیاد ہی نا جائز استعمال۔ اگر اس غلط فہمی سے متاثر ہو کر جو بندہ کمیشن نے کوئی مؤلفہ مسلم اکثریت والا علاقہ مشرقی پنجاب میں مثال کر دیا۔ تو مسلمان اس کو کس قیمت پر منظور کرنے پر تیار نہ ہوں گے۔ ایسی غلط بات کو منظور کرنے کا تو خود مسلم لیگ کو بھی کوئی حق نہیں ہے۔ تجویز کی شرائط کے مطابق جو حقوق ان مسلمانوں کو پیدا ہوتے ہیں۔ جو کسی ملحقہ مسلم اکثریت والے علاقے میں رہتے ہیں۔ ان حقوق سے اب انہیں کوئی محروم نہیں کر سکتا۔ خواہ خود مسٹر صاحب ہی کیوں نہ ہوں اگر ان میں محال دھوکہ دہی کے لئے عزت کے لحاظ سے تقسیم کے بنیادی اصول سے نفرت ہو سکتا ہے۔ تو اس کو سکھوں تک

برادر اور گلگت

(از دھرمی عبدالواحد منبر الفضل)

دولت آصفیہ حیدر آباد دکن کی طرف سے برادر کی واپسی کا مطالبہ ہو رہا ہے۔ اور حکومت برطانیہ نے اس مطالبہ کو تسلیم ہی کر لیا ہے۔ لیکن ہندو پریس اس کی شدید مخالفت کر رہا ہے۔ اور اس امر پر زور دے رہا ہے کہ برادر جسے انگریزوں نے ایک معین مدت کے لئے پٹ پر لیا تھا۔ محض نظام کو واپس نہ کیا جائے۔

اس کے بالمقابل ہندو پریس کی طرف سے اس امر کی پردہ حمایت کی جا رہی ہے کہ گلگت کا علاقہ مہاراجہ صاحب جموں و کشمیر کو واپس دے دیا جائے۔ حالانکہ گلگت کا علاقہ اور اس سے ملحقہ مسلم ریاستیں ہونہر نگر وغیرہ بھی انگریزوں نے مہاراجہ صاحب کے لئے ۱۹۴۷ء میں چالیس سال کے لئے پٹ پر لی تھیں۔ ہندو پریس کے نزدیک اگر برادر کی واپسی نا جائز ہے۔ تو گلگت کی واپسی کیوں جائز ہے۔ کیا اسکی وجہ یہ ہے کہ اول الذکر کی واپسی کا قیق ایک مسلم حکمران سے ہے۔ اور مؤخر الذکر کی واپسی کا ایک ہندو حکمران سے۔ اگر کہا جائے کہ برادر کی واپسی کی اکثریت ہندو ہے۔ اس لئے اسے مسلم حکمران کو واپس نہیں کیا جاسکتا۔ تو پھر گلگت اور اسکی ملحقہ مسلم ریاستوں کو کیسے مہاراجہ صاحب کشمیر کو واپس کرنا روا ہے۔ جبکہ ان کی مثالوں سے فی صدی آبادی مسلم ہے۔ اگر غیر مسلموں کی اکثریت کی بنا پر برادر کو ہندوستان کے ساتھ شامل ہونا چاہیے۔ تو پھر گلگت اور اس کے ملحقہ تمام علاقے پاکستان کے سپرد ہونے لازمی ہیں

اخبار احمدیہ

درخواستہ دعا: ہندو ائمہ صاحب انگریز پبلک اسٹیشن راولپنڈی بعض دفتری مشکلات کی وجہ سے تشویش میں ہیں۔ تاہم قاضی محمد صدیق صاحب کاتب الفضل کی ایہ صاحبہ میا رہیں۔ احباب دعا فرمائیں۔

دعا: مسخرفت: افسوس کہ حیاں فضل کریم صاحب کو طبیعتی ضلع جہلم اور جلالی کو دفاتر دعا کے مسخرفت: پانچ۔ رہن محمد ابراہیم ابن شیخ الہجری صاحب دارالرحمت ویتات پائے ہیں۔ مرحوم بنایت سعید الفطرت اور مخلص نوجوان تھے۔ اسے موزی مرض

ترکیب زر اور انتظامی امور کے متعلق منبر الفضل کو مخاطب کریں۔ (ایڈیٹر)

حکومتِ اٹلی - ادب - اشاعتِ اسلام

پچھلے دنوں انگریزی اخبارات میں خبر بکثرت شائع ہوئی کہ اٹلی کی حکومت نے دوا احمدی مبلغین کو جو زمین میں اشاعتِ اسلام کے کام میں مصروف تھے نکل جانے کا حکم دے دیا ہے اور ان پر بدنامی کر دیا ہے کہ اٹلی میں اشاعتِ اسلام کی کوئی ضرورت نہیں دیکھو کہ جو انگریزوں کے دیکھنے سے بے خبر ہو کر ان کے خلاف کارروائی کر رہے ہیں۔

۱۲ جون ۱۹۲۰ء (۱۲ جون) اس خبر سے جانتے ہیں کہ اٹلی کے افراد میں تشویش پیدا ہوئی ایک فطری اور طبعی امر تھا۔ لیکن حکومت اٹلی کی طرف سے اشاعتِ اسلام میں یہ مزاحمت باقی مسلمانوں پر بھی کچھ کم شائبہ نہیں گزری۔ آخوند جانتے ہیں کہ باوجود فریضہ تبلیغ کی طرف سے باقی فرقہ ہائے اسلام کی سراسر بے وقوفی کے ایک فعال جماعت تو ایسی ہے کہ جس کی تمام تر قوجات اس ایک فریضہ کی ادائیگی کے لئے وقف ہیں اور باوجود تمام عالم اسلام پر جو دھاری پڑنے کے پھر بھی اس جماعت کی شہادت کو کوششوں کے نتیجے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین کی آواز دینا کے گیاروں تک پہنچ رہی ہے چنانچہ لاہور کے ایک مسلم اخبار نے حال میں ہی اس خبر پر تبصرہ کرتے ہوئے جس غم و غصہ کا اظہار کیا ہے۔ وہ پڑھنے سے قلعہ رکھتا ہے۔ وہ اخبار تمام اسلامی ممالک کی غیرت کو ابھارتے ہوئے کہ وہ کیوں میسائی مشنریوں کو جواباً اپنے علاقوں سے نہیں نکال دیتے۔

کہ وہ اسلامی مبلغین کو بدنامہ راہ اور کی سہولتیں نہیں دے سکتی۔ اور ان کو اطلاع دیدی ہے کہ اٹلی میں اشاعتِ اسلام کی کوئی ضرورت نہیں یعنی روم آئندہ یہ سننا چاہئے کہ ہندوستان میں مسیحی مذہب کی کوئی ضرورت نہیں۔ ایران اور عراق سے تمام مشنریوں کو چاہیے کہ خدشت

کی ضرورت کا جواب اس وقت چاہئے پس نہیں ہے۔ اس کا جواب ہے ایران اور عراق کے پاس مصر اور ترکی کے پاس کہ وہ بیک بینی دو گوش اپنی سرزمین سے تمام مشنریوں کو خدشت کر دیں اور ان کے تبلیغی اداروں کو منوع قرار دیں۔ آخر یہ کیا شیطنت ہے کہ اٹلی کو اسلام کی ضرورت نہ ہو۔ مگر ترکی، مصر، عراق اور ایران، شرق الہند اور ہندوستان کو مسیحیت کی ضرورت ہو۔ اور یہ غارت گرد ایمان بشری اسلامی ممالک میں براہ راست اور بالواسطہ مسیحیت کی اشاعت کرتے

جاگو جاگو

جاگو جاگو کہ شرب تمام ہوئی نور سے خاک ہم کلام ہوئی
نہیں ہر ایک پر حرام ہوئی
اٹھو اٹھو مستانے جاتے ہیں دیکھو دیکھو نظارے آتے ہیں
کتنے دیکش ہیں! کتنے بھاتے ہیں!
کھو لو کھو لو چمن کا دروازہ اندر آنے دو نہایت تازہ
گل کے رخ پر ہے اس کا غارہ
یہ ہمالہ ہے برف پوش کھڑا یا اک انبار ہے تقدس کا
اس کو کہتے ہیں جلوہ سینا
یہ افق آتشی و درد کوہ دیا ہیں غلمان و حور سر بسجود
یا ہم آغوش شاہد و مشہود

ہو جائیں۔ اگر دنیا کو مسیحیت کی ضرورت ہے اگرچہ دنیا اس ضرورت سے نکل رہی ہے تو یقیناً اسے اسلام کی بھی ضرورت ہے۔ اگر روم کو اسلام کی ضرورت نہیں اگر آئین گورنٹ اسلام کے مبلغین کو برداشت نہیں کر سکتی تو حقیقتاً مصر پر آفسوس ہے ایران اور عراق پر حیرت ہے ترکی اور ہندوستان پر کہ وہ دنیا کے مشنریوں اور چور کو برداشت کر رہے ہیں آئین گورنٹ

میں۔ آگے چکر یہ اخبار اپنی اسی اشاعت "معاذ اللہ" کے زیر عنوان اسی خبر کا اعادہ کرتے ہوئے لکھتا ہے۔ روم سے اطلاع آچکی ہے کہ آئین گورنٹ نے چند مسلم مشنریوں سے یہ کہہ دیا ہے کہ اٹلی کو اسلام کی ضرورت نہیں۔ یعنی کوئی مبلغ اٹلی میں اسلام کی تبلیغ نہیں کر سکتا۔ حالانکہ مصر کی عراق اور ایران میں مسیحی مشنری اپنی غریب کاریوں کا جال بکھینچ

بھیلا رہے ہیں۔ اٹلی کی اسلام دشمنی کا جواب اور کی ہو سکتا ہے کہ یہ مسلمان ممالک بھی مصافحہ صاف کر دیں کہ ان کے ممالک کو ایسے مذہب کی ہرگز ضرورت نہیں۔ جو ہمیشہ سے اسلام کا خطرناک حریف رہا ہے۔ مگر یہی یہ اطلاع پڑے کہ سخت حیرت ہوئی کہ حکومت مصر و یونان بھی روم کی آزاد روایت سے ڈیڑھ مٹاں تعلقات قائم کرنے کا فیصلہ کر چکی ہے۔ اور فقریہ خرقین میں نمائندوں کا تبادلہ ہو گا۔ مسلم حکومت کی یہ وہ کمزوری ہے۔ جو انہیں دوسروں کی نظر میں میں خوار کر رہی ہیں۔ اسلامی غیرت اور صلوات کا تقاضا یہ تھا کہ پوپ کو آئین گورنٹ کی غیرت سے آگاہ کیا جاتا، اور اس کے بعد ہر قسم کے تعلقات کا حتمہ مگر اب اسلامی غیرت کا یہ حال ہے کہ حکومت مصر پوپ سے تعلقات قائم کر رہی ہے۔ اور یہ وہ حرکت ہے جسے اسلامی غیرت ایک لمحے کے لئے بھی برداشت نہیں کر سکتی۔

روزنامہ زمزم (اجلائی پبلشرز) طرف سے تبلیغ اسلام کے راستے میں مزاحمت پر جس غیرت کا ثبوت پیش کیا ہے۔ وہ دوسرے مسلم اخبارات کے لئے مثل راہ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لائے ہوئے دین کی اشاعت میں اخبار کی طرف سے رکاوٹ ہر اس شخص پر جو اپنے آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کرتا ہے شاق گزرتی جا رہے ہیں۔ حال میں جبکہ مزاحمت کر رہے ہیں خود ان میں گھس کر اپنے عقائد کی تبلیغ میں ایڑی جوڑ کا دور لگا رہے ہیں۔ کیونکہ اس حال میں ہر مسیحی رہنما غیرتی برداشت کرنا نہیں

ترسیل در اور احتیاجی منیجر افضل کو حق ثابت کیا

احمدیت ہی غالب ہو کر رہے گی

از جناب عبدالسلام صاحب اخترایم۔ اے نابالغ قلم (تہذیب)

چھپے پکے و تنہا دنیا میں ایک اعلان کرنا ہے۔ اور باوجود اس کے کہ اپنے اور پرانے سب اسکی مخالفت میں کمر باندھتے ہیں لیکن پھر بھی خدا پر قدم پراسکی تائید کرتا ہے۔ ایک مبصر آئینہ کے لئے اس کا ثبوت نہیں۔ کہ اس کی باتیں پوری ہو چکی۔ ہمارا دعویٰ ہے۔ کہ دنیا کا کوئی تمدن جو کسی ملک میں بھی نمایاں اثر رکھتا ہو۔ اس وقت تک زندہ نہ رہے گا۔ جب تک کہ وہ ہمارا اثر قبول نہ کرے۔ اور کامیاب نہ ہوگا۔ جب تک کہ اس کی بنیاد ہمارے اصولوں پر نہ قائم ہوئی ہو۔ یہ باتیں بیشک ابھی ایک خواب ہیں۔ ویسا ہی خواب جیسا حضرت رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ مسیح نبوی کی ٹپکتی ہوئی جمعیت کے نیچے دیکھا کرتے تھے لیکن باوجود یہ باتیں پوری ہو گئی۔ اور ہمیں ان کے پورے ہونے کا اسی طرح یقین ہے۔ جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام کے خواب پورے ہوئے۔ ایک طرف آج مادہ پرستی ہے۔ چارپے انتہائی عروج کے نقطے پر ہے۔ عیش و عشرت کے بلے پناہ سماں میں۔ علم اور تنقید علم کے دور دورے ہیں۔ تاریخ کی چٹان میں پوری ہے۔ اور سامع کو جذبات کے تحت ڈاکر ہر نظر پر پڑھتی ہوئی ہے۔ مگر وہ سری طرف توکل علی اللہ کا عجیب عالم ہے۔ مادہ پرستی کی بجائے ایمان اور عرفان کا آغاز ہے۔ سیاست کی بجائے سچی دیانت اور سچی اخوت کا فروغ ہے۔ سائنس اور فلسفہ کے مقابلے پر قربانی اور روناٹے الہی کے بیش بہا تحفے ہیں۔ مادی تہذیب کی پرفریب تحریکی کارروائیوں کے برخلاف ایمان و عزم یہ ہے۔ کہ ہم دنیا کو ایسے مقام پر لاکر چھوڑیں گے جہاں سیاست علم اور تمدن ایک ہی معیار پر پرکھا جائے گا۔ اور وہ معیار روضۃ الہی اور اسوۃ کامل کا معیار ہوگا۔

دنیا چاہے کتنا ہی زور کوں نہ لگائے اور انقلابات عالم خواہ کتنے ہی پلٹے کیوں نہ کھائیں۔ مگر وہ بات جو عظیم و خیر خدا نے اس زمانے کے امام حضرت مسیح موعود و مہدی معبود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو آج سے پچاس سال پہلے فرمائی تھی کہ ”ابھی تیسری صدی آج کے دن سے چوری نہیں ہوگی۔ کہ عیسائی کے انتہا کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سمجھتے تھے اور بدظن ہو کر اس جوئے عقیدے کو چھوڑ دینگے اور دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا۔ اور ایک ہی پیشوا۔ یہ تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں۔ سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا۔ اور اب وہ بڑھ چکا اور پھولے گا۔ اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔“

و تذکرۃ الشہادتین (۷)
یقیناً پوری ہو کر رہے گی۔ آج دنیا کے لوگ حیران ہیں۔ کہ یہ تو میں نے کون کون اور کون کون کے آلات بنائے۔ اور ایک دوسرے پر اپنے حق و اقتدار کو مضبوط کرنے کے لئے کس طرح ایک خدا کے آسمان پر جھک جائیں گے۔ اور یہ تو میں جن کا تمدن اسلام تو لگ رہا۔ خود اپنے مذہب کے اصولوں سے بھی کوموں دور ہے۔ کس طرح دیانت اور تقویٰ کی راہوں پر چلنے لگ جائیں گے۔ حقیقت یہ ہے کہ بعض دنیوی اسباب پر بھروسہ کرنے والا یہ لگان نہیں کر سکتا۔ کہ وہ لوگ جو مذہب کا نام سنتے ہی قدامت پرستی کے طعنے دینے لگ جاتے ہیں۔ اور جن کی عقلیں سمجھ ہی نہیں سکتیں۔ کہ معنی بھرا لفظ کی جامعیت بھی کوئی حیثیت رکھتی ہے۔ اس جامعیت میں ایسی دہانہ عقیدت سے مثال ہوں گے۔ کہ گویا وہ باتوں سے اس کے منتظر تھے۔ مگر ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے یقینی کمال رکھتے ہیں۔ کہ ضرور اب ہوگا کہ سورج مشرق سے طلوع ہو سکتا ہے۔ مگر خدا کی باتیں ٹل نہیں سکتیں۔ عقائد کی بحث جانے دیجئے۔ کیا یہ امر کہ ایک شخص آج سے پچاس سال

پچھلے دہائی جب دارا۔ م میں نامیہ وزیر ہند پر یہ سوال کیا گیا کہ سویت برطانیہ نے بعد اترتال اقتدار مہندوستان میں تبلیغ کرنے والے یورپین۔ عیسائی مشنریوں کے حقوق کی حفاظت کا کیا انتظام کیا ہے۔ تو انہوں نے جواب میں کہا کہ اس مسئلے میں کسی خاص حفاظتی اقدام کی ضرورت نہیں۔ ان کے حقوق آزادی منبر اور اپنے عقائد کی تبلیغ و اشاعت سے قنق رکھتے ہیں۔ جس کے راستے میں مجھے امید ہے مہندوستان کی نئی حکومتیں بھی مزاحم نہ ہوں گی۔ اور ان کو بخوشی اجازت دیں گی۔ کہ وہ حسیات آزادنہ طور پر اپنی تبلیغی سرگرمیوں میں مصروف رہیں۔ ردوان (جولائی ۱۹۷۶ء) اس میں کوئی شک نہیں کہ آزادی مضمر اور آزادی مذہب جس میں تبلیغ و اشاعت اور تبدیلی مذہب دونوں شامل ہیں۔ ایسے امور ہیں کہ ان کے دائرے میں قانونی جواز نہیں اور حکام کی جانب سے ارادہ روشنی مزاحم نہ ہونی چاہئیں لیکن صرف مہندوستان میں ہی نہیں بلکہ برطانیہ و استیاز کے تمام ممالک میں اور یقیناً اٹلی میں بھی۔ اس بارے میں مہندوستان سے نامیہ وزیر ہند کی توقعات بجا ہیں۔ لیکن تمام عیسائی ممالک کو بھی جن میں اٹلی ہی شامل ہے۔ ایسی ہی رواداری اور فراخ خوئی کا ثبوت دینا چاہیئے۔ امید ہے امریکہ اور انگلستان اٹلی پر زور دے کر اس کو مجبور کریں گے۔ کہ وہ اسلام کے بارے میں اپنی موجودہ روش کو بدل لے نہ دنیا میں سب مذہب کی تبلیغ و اشاعت کے لئے حالات سازگار ہو جائیں۔ اور یہ موقع پیدا نہ ہو کہ اسلامی ممالک اپنے ٹان عیسائیت کی تبلیغ کو ممنوع قرار دینے پر مجبور ہو جائیں۔ دسود احمد۔ واقع زندگی

درخواست و دعا

کم مولوی عبداللہ صاحب مبلغ ناٹا بار ایشیہ کے بعد ہسپتال سے ڈسچارج ہو کر گھر آئے ہیں۔ لیکن ابھی کامل صحت نہیں ہوئی۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔ دعا فرمادے اور دعا فرمادے

اطلاع

مراہی غلام احمد صاحب فرخ مبلغ گندھکوٹ

”زمر نے مسلم حکومتوں کو غیرت دکھانے کے لئے کچھ کرنا ہے وہ حق اور انصاف کی روش سے بالکل درست ہے۔ اگر عیسائی ممالک اشاعت اسلام کو برداشت نہیں کر سکتے تو اسی ممالک میں عیسائیت کی تبلیغ کو یوں برداشت کیا جائے؟ غیرت کا لفظ دنیا میں ہے۔ کہ جو اب اسلامی ممالک عیسائیت کی تبلیغ کو منع قرار دے دیں۔ لیکن اس کا ایک اور پہلو بھی ہے۔ اور وہ یہ کہ۔ پہلے اسلامی مفاد کے پیش نظر گفت و شنید کے ذریعے کوشش کی جائے کہ ان اٹلی گورنمنٹ اپنا ماقول حکم واپس لے لیں۔ تا حالات کے بگڑا جائے کی وجہ سے تبلیغ اسلام کا وہ عظیم الشان کام جو اس وقت تمام دنیا میں ہو رہا ہے۔ رکھنے نہ پائے۔ جیسا کہ جامعہ احمدیہ کی طرف سے اس وقت کو سمجھانے کے لئے برطانیہ اور اٹلی کی حکومتوں سے گفت و شنید ہوئی ہے۔ اگر خدا خواستہ اٹلی گورنمنٹ اس صورت میں اپنی اپنی اسلام دشمنی کو ترک کر کے لئے تیار نہ ہو تو پھر واقعی اسلامی ممالک میں رہنے کے لئے جو ایک وسیعہ مساحہ متعلقہ برصغیر کے عیسائی ممالک کو کھینچ دیں۔ یہ کو ایسی صورت میں اٹلی کی اس حد و روش کا یہی بہترین علاج ہوگا۔ لیکن اٹلی سے امریکہ اور انگلستان بھی اس قدر نفور نہیں کئے جاسکتے۔ اس لئے کہ مسیحی ممالک میں سیاسی اغراض کے پیش نظر عیسائیت کی تبلیغ کے سب سے زیادہ خطرہ دار یہی ہیں۔ وہ نئے پیدا ہونے والے نوریہ حالات کے ماتحت مشرقی ممالک ایک ایک کر کے آزاد ہوتے جا رہے ہیں۔ اگر اٹلی کی موجودہ روش اسی طرح قائم رہی۔ تو پھر سو سکتا ہے کہ یہ آزاد ممالک بھی جواباً عیسائیت کے مبلغوں کو وہ سہولتیں ہم نہ پہنچیں گی۔ جو آج تک ان کو امریکہ اور انگلستان کے سیاسی اقتدار کی وجہ سے میسر آتی رہی ہیں۔ امریکہ انگلستان اور دیگر عیسائی ممالک خود اپنے مفاد کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے ممالک میں تبلیغ اسلام کے لئے کامل آزادی روادار رہیں۔ تا ان کو خود عیسائیت کی تبلیغ میں کہیں کوئی مشکل پیش نہ آئے۔

محترمہ امتہ اللہ غلام فاطمہ صاحبہ کی وفات آیات

ہوئی تھی۔ اور اس وجہ سے اپنے اور بچے اس سے محبت رکھتے اور عزت سے پیش آتے تھے۔

مرحومہ خادی سے قبل لجنہ ماہ اللہ دہرم کوٹ بکے گی سیکر رشی تھیں۔ اور اپنے فرائض کو عمدگی سے سجالا تھیں حضرت سرخ موعود علیہ السلام کے شانہ ان سے محبت تھی جب کبھی قادیان آتی تھیں، تو حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ کی صاحبزادیوں سے ملتی اور خوشی عروس کرتی تھیں

مرحومہ کو دنیا کاموں سے خاص دلچسپی تھی جب تک شادی نہیں ہوئی اپنی لجنہ کی تعلیم اور ان کو ناز باجاعت کی تلقین وغیرہ کرتی اور جہد و مصروفی اور احلاس کے سیرات میں پیدا کی پیدا کرتی تھیں شادی کے بعد توجہ کا جانے پودان کی مسودات کی تعلیم کی۔ اور مسودات کو برسرِ چرخ کر کے جہد پڑھاتی اور نیک کاموں کی تلقین کرتی تھیں مرحومہ نہایت عمدہ اخلاق کی مالک تھیں اور ایک سچا مومنہ تھیں تھیں کہ اسے جہد پر تربیت اور رحمت باران مبارک و بخشش کن از کمال مفضل و در بیت النعیم رکھا کافر الدین مولوی ذہیل قادیان

محترمہ امتہ اللہ غلام فاطمہ صاحبہ زکریا منشی عبد الغنی صاحب جنرل سکرٹری محترمہ دہرم کوٹ بکے گی وراثت حضرت آیات ۱۲ جولائی بروز جمعہ ہوئی۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحومہ صاحبہ تھیں۔ ۱۳ کی صبح کو منشی قادیان پہنچائی گئی۔ اس دن میر تقی میر صاحبہ بھی تھیں۔ حضرت مولوی خیر علی صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور تقریباً پانچ چھ صد صاحبہ رزہ میں شامل ہوئے۔ اور ایشی مشرق میں مدفون ہوئیں۔

مرحومہ کی شادی بھی سال کے قریب ہوئی۔ تینہ کلاں میں ہوئی تھی۔ اور میر تقی کی حالت میں وفات ہوئی چچو الدین کیلئے سوخت مسودہ کا بادش ہوئی اللہ تعالیٰ مرحومہ کے والدین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

مرحومہ علاوہ موصیہ ہونے کے بچہ خگانہ نماز اور تہجد کی پابند تھیں اور باوجود بچہ کے باوجود باپ کی ذمہ داری بھی اس پر تھی۔ مگر خاندان سے کبھی غافل نہ

جو شکیل افراد نے بیعت کی!

حب صاحب مبلغین اپنے متعلقہ حلقہ میں دورہ کر رہے ہیں۔ اور دنیا میں روحوں تک پیغام حق پہنچا رہے ہیں۔ وہ نہ در پور پورٹ میں ایک جگہ جہاں پہلے کوئی احمدی نہیں تھا۔ ایک شخص نے بیعت کی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو استقامت عطا فرمائے

نقد اور بیعت اس وقت تک چرمیں افراد بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے ہیں۔ اللہم ذر فخر۔ انجانب ان کی استقامت کے لئے دعا فرماؤں

ایک بات جو اس در پورٹ میں قابل ذکر ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ چند خاندان اس میں قوم کے جو کہ بہت دھڑے لیائی ہوئے تھے۔ ان میں سے بارہ افراد ہمارے مبلغین مولوی عبد الکریم صاحب سابق یادری عبد الکریم صاحب کے ذریعہ حیدر آباد اسلام آباد کی کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ان کو استقامت عطا فرمائے۔ آمین

تحریر ایک۔ انجانب بارہ کے کارکنوں اور مبلغین کے لئے دعا فرماؤں۔ نیز صیفہ مقامی جلیق کھنڈہ کو مہذب کر کے عند اللہ ماجد رہوں۔ دعا فرماؤں و فرستائی جلیق قادیان

۱	غلام حیدر صاحب تلویذی جھنگ	۱	پرائیوٹ سکرٹری
۲	غلام اللہ صاحب دیہاٹی مبلغ	۲	علی صاحب خاٹہ نوالی
۳	فضل اللہ صاحب نذر پور شریف سندھ	۳	رستم علی صاحب عالم گڑھ کھڑک
۴	محمد فیضان صاحب اہلکریہ صیفہ اہمال	۴	عبد اللہ صاحب حیدر آباد
۵	امیر صاحب جماعت احمدیہ بائیکاٹ ڈالہ	۵	محمد سلیم صاحب حاجی پورہ میا کوٹ
۶	ملک محمد دین صاحب خادوم و قمر		

ہماری تبلیغی جدوجہد رپورٹ بابت می

میں ۱۹۷۷ء میں ۲۷ افراد احمدیت میں داخل ہوئے۔ ان انجانب سے سندھ و دیہات کے واسطے سے بیعت کی۔ مقامی تبلیغ ۲ دیہاتی مبلغین ۱۲ دیگر مبلغین ۸ افراد جماعت ہمارے احمدیہ ۱۳۶ ذاتی تحقیق ۶۲ کل میزبان ۲۲۲ مبلغین اور افراد جماعت لئے احمدیہ کے ذریعہ نو مائین نے بیعت کی۔ درج ذیل میں جز اجم اللہ احسن الخیر و السخارج و فرستائی قادیان

نمبر	نام افراد	نمبر	نام افراد
۱	فیض احمد صاحب پریڈیٹ جاعت بک	۱۱	محمد ادریس صاحب بیل سنگھ میا کوٹ
۲	حکیم محمد جیل صاحب مولی گورداسپور	۱۲	شیخ عبد القادر صاحب فاکل پور
۳	سید امیر حسین صاحب امیر جماعت	۱۳	علیم الدین صاحب لاگر جامعہ احمدیہ
۴	لورنگ۔ بکرات	۱۴	محمد الکریم صاحب لکھنوی
۵	مولوی محمد حسین صاحب سلسلہ عالیہ	۱۵	سید رشید صاحب اٹارہ
۶	عبد اللطیف صاحب دیہاٹی مبلغ	۱۶	نعت اللہ صاحب تعلیم دیہاٹی مبلغین
۷	مولوی محمد رشاد صاحب بدایون	۱۷	مستری غلام محمد صاحب دارالبرکات
۸	بشر محمد صاحب پوچھ	۱۸	غلام احمد صاحب دیہاٹی مبلغ جھنگ
۹	حکیم عبد الرحیم صاحب سحر قندلی	۱۹	صادق علی صاحب غلا پور
۱۰	محمد احمد خان صاحب منبر اشکال	۲۰	صیب اللہ صاحب میرا
۱۱	محمد دین صاحب امیر جماعت شمال	۲۱	محمد دین صاحب شہری عمر پور ایم صاحب
۱۲	محمد عجب اللہ صاحب بنگالی مبلغین	۲۲	سارک علی صاحب جھنگ
۱۳	عالمیہ احمدیہ	۲۳	شیخ ذررت اللہ صاحب پکڑی جاعت
۱۴	سیٹھ عبد اللہ دین صاحب سندھ آباد	۲۴	احمد رمضان صاحب دیہاٹی مبلغ
۱۵	پیار علی شاہ صاحب ملک پور خرو	۲۵	عبد الرحیم صاحب دیہاٹی مبلغ
۱۶	عبد اللہ خان قمر مسوئی ملک و قمر پور	۲۶	غلام محمد صاحب دیہاٹی مبلغ لوریوالہ
۱۷	مرو علیہ جانتا پور خجہ رشتہ ناٹھ	۲۷	فضل محمد خان صاحب کپور
۱۸	عبد الحمید صاحب سلواریہ	۲۸	محمد ابراہیم صاحب دیہاٹی مبلغ
۱۹	سلطان علی صاحب لکھنوی مال پور جی	۲۹	حسن خان صاحب دیہاٹی مبلغ
۲۰	سلطان علی صاحب امیر جماعت پیر و جی	۳۰	سید احمد صاحب دیہاٹی مبلغ
۲۱	سردار جلیل صاحب ڈکری سندھ	۳۱	عبد الحمید صاحب احمد پور
۲۲	خان محمد اکرم خان صاحب جھنگ سندھ	۳۲	شامہ ریحیم صاحبہ کراچی
۲۳	ذریعہ خان صاحب جیک شیر کا	۳۳	محمد یعقوب صاحب کاتب اخبار الفضل
۲۴	میان روشن دین صاحب موری مونگ	۳۴	مولوی عبد الرحمن صاحب
۲۵	حضرت مفتی محمد صادق صاحب	۳۵	سید حفیظ صاحب لکھنوی
۲۶	ذوالحمراء صاحب کلاں سکر رشی جماعت	۳۶	عبد الغفور صاحب لکھنوی
۲۷	انور احمد صاحب علی سکر رشی قادیان	۳۷	ڈاکٹر نور حسین صاحب ڈاکٹر
۲۸	سید احمد دین صاحب سکندریہ پور	۳۸	مولوی عباد الرحمن صاحب ڈاکٹر
۲۹	غلام احمد صاحب رشک مقامی تبلیغ	۳۹	حضرت شہاب محمد علی صاحب پیرہ دار
۳۰	شیخ محمد صاحب سکر رشی بابت ڈالہ	۴۰	ملک محمد صاحب قادیان
۳۱	سید محمد صاحب بازال پور اشہر	۴۱	نظم حیدر صاحب دیہاٹی مبلغ
۳۲	باز شفیق صاحب جماعت شریا آباد	۴۲	محمد علی صاحب دیہاٹی مبلغ
۳۳	محمد دین صاحب پریڈیٹ جاعت مونگ	۴۳	حمید احمد صاحب شہاسی دیہاٹی مبلغ
۳۴	چترانجن صاحب بہاولپور	۴۴	محمد پریم صاحب کمال پور
۳۵	راج محمد صاحب سکر	۴۵	محمد سعید صاحب دیہاٹی مبلغ
۳۶		۴۶	سید علی صاحب واقعہ زندگ
۳۷		۴۷	محمد رمضان و لدیہ حضرت ارکام
۳۸		۴۸	مولوی محمد دین صاحب لکھنوی
۳۹		۴۹	سردار رحمت اللہ صاحب دارالاحرار

نہایت شہد طاقت کو بجا کر جسے کو فلاں کی طرح مضبوط بنا دیں

سرموہم میں بیکار تبلیغی سرگرمیوں کا سیرکار ہے

طہر عجمان گیتاوانک طلس فیلان

پریسین مینو فیکچرنگ کمپنی میں ایک عرصہ سے بجلی کے ٹارچ - پنکھے اور دوسری مشینیں تیار ہوتی رہی ہیں۔ اب چونکہ ہمارا ارادہ تھا کہ اس کام کو اور بڑھایا جائے اس لئے ہم نے اس کے مد نظر بہت بڑے پیمانے پر شہر قادیان کے باہر پانچ گھمادوں زمین میں نئی فیکٹری بنوائی ہے جو کہ خدا کے فضل سے اب قریباً قریباً مکمل ہو چکی ہے اور انشاء اللہ ہمارا کارخانہ چند ماہ کے اندر اندر دہاں چلا جائیگا۔ اور کام وسیع پیمانے پر شروع ہو جائیگا۔ اس کام کو سرانجام دینے کے لئے انگلستان اور دوسرے ممالک سے نئی مشینیں بہت سی آگئی ہیں اور مزید آ رہی ہیں۔ مگر چونکہ موجودہ زمانہ میں ہر کام کو بڑے پیمانہ پر چلانے کے لئے بہت سرمایہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور جب تک کمپنی کے پاس اس قدر سرمایہ نہ ہو جتنا کہ ضروری ہے۔ اس سے پورا فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا۔ اس لئے اس بات کو مد نظر رکھتے ہوئے ہمارا ارادہ ہے کہ اس کمپنی کو دس لاکھ روپے کے سرمایہ کے ساتھ پبلک لمیٹڈ ٹرک والیا جائے۔ کل حصہ جات ایک لاکھ ہونگے اور ہر حصہ کی قیمت دس روپے ہوگی۔ سر دست ہر دس روپیہ کے حصہ میں سے صرف پانچ روپے لئے جائینگے یعنی اگر کوئی شخص ایک سو حصے خریدے تو اسے پانصد روپے ادا کرنے ہونگے۔ مگر منافع اسے پورے ایک سو حصہ جات کا ہی ملے گا۔ ابھی یہ سکیم مکمل ہو رہی ہے۔ اور کاغذات بننے کے لئے وکلاء کے پاس گئے ہوئے ہیں۔ چونکہ یہ کام خدا کے فضل سے بہت ہی نفع مند ہے۔ اور اس کمپنی کے حصہ جات خریدنے کے بہت سے دوست خواہاں ہیں۔ اس لئے پیشتر اس کے کہ سب کاغذات قانونی طور پر مکمل ہو جائیں۔ اعلان کیا جاتا ہے کہ جو لوگ حصہ جات خریدنا چاہتے ہوں وہ اپنے نام مکمل پتہ اور حصول کی تعداد سے مطلع کریں۔ یہ بہت ضروری ہے کہ دست اسکیس سٹی نہ کریں۔ کیونکہ جن لوگوں کی درخواستیں پہلے آئیگی۔ انہی کو ترجیح دی جائیگی۔ دو صندوق کی آسانی کیلئے ہم نے فائدہ چھپوائے ہوئے ہیں۔ جو پریسین مینو فیکچرنگ کمپنی قادیان کے دفتر سے منگوائے جاسکتے ہیں۔

(صاحبزادہ) **مرزا شریف احمد**

چند بہت فائدہ دینے والی چیزیں

اظہار فیض کشیدہ میخی تجزیہ معودہ کے لئے مفید ہے اور اس کی وجہ سے آنکھ کان اور سر میں پیدا ہونے والے درد کیلئے نافع ہے اشوب چشم میں خصوصیت سے فائدہ دیتا ہے اور مقوی اجڑے اور قوت قیمت ایک دو پیارے چھانک اظہار فیض زرد میخی دماغ کا متقیہ کرتا ہے درد میں قوت بلخ قبض بالیوں زلزلہ امی اور تجزیہ کے لئے بہت مفید ہے قیمت فی شیشی سو اور دیر جوارش جالینوس قوت اضمح کو قوی کرتی ہے اور بدھمی کی شکایت کو دور کرتی ہے بھوک بڑھاتی ہے معودہ اور آنتوں کے فعل کو درست رکھتی ہے۔ گردوں اور مثلاً دھوکا قوت دیتی ہے۔ ریاہوں کو دکنے نہیں دیتی۔ اور قبض نہیں ہونے دیتی۔ درد کمر اور دوسرے بطنی امراض کے لئے حد درجہ نافع ہے۔ جو اسے ہمیشہ استعمال میں رکھتے ہیں۔ ان کے بال سفید نہیں ہونے دیتی۔ فی شیشی درد دے چارہ اگے جوارش کمونی کی رملوبات خشک کرتی ہے اور بدھمی کی شکایت کو دور کرتی ہے ایک دو پیارے چھانک جوارش زرد میخی۔ گردوں اور کمر کو تقویت دیتی ہے مقوی مریک ہے ایک دو پیارے چھانک کلقتند درجہ خاص قیمت فی پاؤں سو اور پیہ معجون فلما سفہ۔ اعضاءے ریشہ دشریبہ کے لئے مفید ہے دل و دماغ اور جگر کو قوت بخشتی ہے۔ اضمح کو درست کرتی ہے مقوی ہے نسیان کو دور کرتی ہے اور قوت حافظہ کو بڑھاتی ہے درد کمر اور درد گردہ کے لئے نافع ہے منہ کی بدبودار کرتی ہے۔ ایک دو پیارے چارہ اگے چھانک

طبیہ عجائب گھر حبسہ و قادیان

اعلان دارالقضاء

مقدم شیخ فیض اللہ صاحب لدخا صاحب شیخ
فہم اللہ صاحب ہوم مقدم قادیان نا شیخ
قدرت اللہ صاحب شیخ یعقوب اللہ صاحب لہرن
ذخا صاحب موصوفت حضرت مرکت بی بی صاحبہ موصوفت
موصوفت فرقی می جلیک مقدم مرکت پیری کیسے اللہ صاحب
موصوفت طریقت سے کامیابی میں ہو سکی کہ لہرن اللہ صاحب
کامیابی سے کردہ لہرن یاد کامیابی سے ہونے لگی
شام دور القضا قادیان میں کہ پیری مقدم ہذا کریں
دور نہ جہد املک طرف کارواں کہ کامیابی میں ہو

ضروری اطلاع

مکان واقعہ محلہ دارالمختل جن میں ہاشم
فضل حسین صاحب بطور کراہہ دار رہتے
ہیں۔ اور جن کو ہمارے بیٹوں صاحب
یا بیچہ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ کوئی
صاحب اس وقت تک رہیں۔ ورنہ نہ
لیں۔ جس وقت تک ہم ہمیشہ کان
دختران سید عزیز الرحمن کے مکان نہ کو
بالا میں شری احصہ کا قضاہ نہ ہو جائے
وفاقیہ باقی رہے جسکی خالی مرحوم

انڈونیشیائی ڈچ تجارتی دستہ وکریں
 تیار ہوا ۱۶ جولائی۔ ڈاکٹر شریف الدین ضیہ
 اعظم انڈونیشیا نے اپنی ایک نشری تقریر
 میں اعلان کیا کہ حال ہی میں ڈچ گورنمنٹ
 نے جو تجارتی جمہوریہ انڈونیشیا کے
 سامنے رکھی تھیں انہیں مسترد کر دینے کا
 فیصلہ کر لیا ہے۔ کیونکہ چارے نو دیک
 یہ تجارتی انڈونیشیائی عوام کے مفاد کے
 منافی ہیں۔

پٹیاہ میں علیحدہ یونیورسٹی
 پٹیاہ ۱۶ جولائی۔ پنجاب کی تقسیم کے بعد
 پٹیاہ میں علیحدہ یونیورسٹی قائم کر کے
 فیصلہ کیا گیا ہے۔ مہاراجہ صاحب پٹیاہ
 نے اس سلسلے میں ایک کمیٹی مقرر کی ہے۔
 جس کے صدر مسٹر بی۔ بی۔ کھوسلا سابق پٹیاہ
 پیالہ کالج ہیں۔ یہ کمیٹی یونیورسٹی کے لئے
 سکیم تیار کرے گی۔
 عبدالغفار خاں کی پیر صبا آف
 فائی سے ملاقات
 پشاور ۱۶ جولائی۔ سرحد کے سرحد پر مشوں
 کی طرف سے عبدالغفار خاں نے ایک دفعہ
 سیر مسلم لیگ سے سمجھوتہ کرنے کی کوشش
 شروع کی ہے۔ چنانچہ اس سلسلے میں کل
 رات خاں عبدالغفار خاں نے پیر صاحب
 فائی شریف سے ملاقات کی جو دو گھنٹے
 تک جاری رہی۔ ملاقات کے بعد پیر صاحب
 آف فائی شریف دہلی روانہ ہو گئے ہیں۔
 جہاں آپ مسٹر محمد علی جناح کو ملاقات کی
 تفصیل سے آگاہ کریں گے۔

آزادی ہند کا مسودہ قانون برطانوی دارالامرا میں

لنڈن ۱۶ جولائی۔ ہندوستان کی آزادی کا مسودہ قانون کل برطانوی دارالامرا نے بھی
 پاس کر دیا۔ بل پر بحث کرتے ہوئے لیبر پارٹی اور کنزرویٹو پارٹی کے متعدد ممبروں
 نے اس کی تعریف کی۔ لارڈ اسٹونل وزیر ہند نے تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ ہندوستان کس طرح
 درجہ بدرجہ آزادی کی منزل تک پہنچا۔ آپ نے امید ظاہر کی کہ جب ملک کی تقسیم کے
 نفسیاتیات ہندوستانیوں پر ظاہر ہو جائیں گے۔ تو موجودہ تقسیم شدہ ملک بھر ایک حکومت
 میں تبدیل ہو جائے گا۔ اور اس طرح وہ دنیا میں ایک عظیم الشان طاقت بن جائے گا۔ اس
 کے واحد ہندوستانی رکن لارڈ سہائے تقریر کرتے ہوئے کہا مجھے امید ہے کہ دونوں
 نئی بننے والی حکومتیں برطانوی دولت مشترکہ کی بھرپور مدد کریں گی۔ کیونکہ اسی میں ان کا مفاد
 مضمر ہے۔ لارڈ ٹمپل وڈ۔ لارڈ ہیل فیکس۔ اور لارڈ جیمز لارنس نے بھی بحث میں حصہ
 لیا۔ امید ہے کہ کل جمعہ کے روز ملک معظم ہندوستان کی آزادی کے مسودہ قانون کی منظوری
 دے کر اسے قانون کی صورت میں تبدیل کریں گے۔

Digitized by Khilafat Library Rahwah

مختلف ممالک کے چار سوتاجر جاپان جا سکیں گے

اتحادی بورڈ کا فیصلہ

واشنگٹن ۱۶ جولائی۔ جاپان کے ساتھ تجارت کرنے کے سلسلے میں اتحادی بورڈ نے فیصلہ
 کیا ہے کہ جاپان کے ساتھ تجارت کرنے کے لئے جہاز پر کارڈر پیٹ جا دیں گے۔
 پورٹ لینڈ والے
 حکمرانوں کی موجودگی
 پرے کی۔ لیکن
 ہر درخواست کنندہ
 مل جائے۔
 انگلستان میں سکھ مذہب کی تبلیغ و اشاعت کرنے کے
 لئے رہنے والے مبلغین کو بھیجا گیا ہے۔ چنانچہ اس سلسلے
 میں پرنسپل کلنگ سنگھ ۳۰ جولائی کو روانہ ہوں گے۔ آپ
 عزیز مالک میں جانے والے پہلے سکھ مبلغ ہوں گے۔
 واپس دی جائے گی۔ ان میں سے ۲۲ تاجر امریکہ کے۔ ۲۶ برطانیہ کے۔ ۶ چین کے۔ ۲۴ انڈیا کے
 ۳۶ آسٹریلیا کے۔ ۲۲ فرانس کے اور ۸۵ کلیڈا کے ہوں گے۔ ہندوستان کے ۳۹ تاجر جاپان جا سکیں گے
 واضح رہے کہ تاجروں کے اس گروہ میں روس شامل نہیں کی گئی۔

غیر ممالک کو سکھ بنانے کا عزم

سکھ مبلغ کی روایتی

تاجروں کو دی گئی
 درخواست دینی
 ضروری نہیں
 کو ضرور پورٹ
 ان تاجروں کو ۱۵
 جاپان میں داخل
 دے دی جائے گی
 فی الحال وہ لگاتار
 واپس دی جائے گی۔ ان میں سے ۲۲ تاجر امریکہ کے۔ ۲۶ برطانیہ کے۔ ۶ چین کے۔ ۲۴ انڈیا کے
 ۳۶ آسٹریلیا کے۔ ۲۲ فرانس کے اور ۸۵ کلیڈا کے ہوں گے۔ ہندوستان کے ۳۹ تاجر جاپان جا سکیں گے
 واضح رہے کہ تاجروں کے اس گروہ میں روس شامل نہیں کی گئی۔

سکھ اور پاکستان اسمبلی

لاہور ۱۶ جولائی۔ آج سکھ بڑوں
 کی ایک میٹنگ میں اس امر پر غور کیا گیا ہے
 کہ سکھ پاکستان دستور ساز اسمبلی میں
 شریک ہوں یا نہ ہوں۔ مسٹر بلہ پور سنگھ
 اس میں شریک ہوئے۔ میٹنگ نے
 پانچ شخصوں کی ایک کمیٹی مقرر کی جس کے
 لئے مقرر کی۔ اس میں راسنگھ بھی اس کے
 رکن ہوں گے۔

حدود کمیشن کے اجلاس صدر کے بغیر

لاہور ۱۶ جولائی۔ سرحدی کمیشن
 حدود کمیشن نے آج بذریعہ طیارہ پنجاب کے
 بعض مقامات کا دورہ کرنا مقصود کیا۔ موسم
 کی خرابی کی وجہ سے آپ نے یہ دورہ منسوخ
 کر دیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ آپ حدود کمیشن
 کے اجلاس میں شریک نہیں ہوں گے۔ ان کے اجلاس
 کمیشن کے اجلاس کی کارروائی کا جائزہ طور پر
 لوگ کو مطلع کیا جاتا رہے گا۔ آپ کمیشن کو نائب
 رہائش دیتے رہیں گے۔
 ہندوستان کی آزادی اور ہندوستانی
 ڈاکٹر موہنجے کا بیان
 نامک ۱۶ جولائی۔ ہندوستان کی آزادی اور ہندوستانی
 موہنجے نے ایک بیان میں کہا۔ پاکستان کو
 چوری آزادی دے دی گئی ہے۔ کیونکہ اس
 کے گورنر جنرل مسٹر محمد علی جناح پاکستان
 سب سے پہلے مکمل اقتدار رکھتے ہوں گے
 اس کے برعکس ہندوستان کو دو عہدہ آزادی
 ملے گی۔ کیونکہ گاندھی جی کی انگریز فواری کی بدولت
 اور دوسرے میں گورنر جنرل پرسل وکھنہ کا خروار کا فیصلہ
 کرنا پڑا ہے۔

سرحد میں استقبواب عامہ ختم ہو گیا

۲۰ جولائی کو نتیجہ کا اعلان ہوگا

پشاور ۱۶ جولائی۔ کل سرحد کے تمام حلقہ جات انتخاب میں پولنگ ختم ہو جائے گا۔
 توقع ہے کہ نتیجہ کا اعلان ۲۰ جولائی کو دس بجے عمل دہلی سے ہو جائے گا۔ مسلم لیگ
 حلقوں کی امید ہے کہ وہ ووٹوں کی بہت بڑی اکثریت نے پاکستان کے حق میں دے دی
 ہے۔ سرحد کی کانگریس کمیٹی نے گورنر پر غور کیا کہ اسے اس کا فیصلہ کیا تھا۔ پھر بھی
 وہ ہر ممکن طریق سے مسلم لیگ کی راہ میں رکاوٹ پیدا کرتی رہے۔ کل کا دن اقلیتوں
 کے ووٹ کے لئے مخصوص تھا۔ گو اکثر ہندوؤں اور سکھوں نے ووٹ نہیں ڈالے
 لیکن متعدد غیر مسلموں نے بالخصوص ہندوستانی عیسائیوں نے پاکستان کے حق میں
 لائے دی۔ اندازہ ہے کہ اسی فیصدی ووٹ لیگ کے حق میں پڑے ہوں گے۔

پاکستان اور ہندوستان کے درمیان تجارت کے

۱۵ مارچ تک کوئی پابندی نہیں ہوگی

نئی دہلی ۱۶ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ ہندوستان اور پاکستان میں برسرِ اقتدار آنے
 والے لیبروں نے فیصلہ کیا ہے کہ ۱۵ مارچ سے ہندوستان اور پاکستان
 دونوں اقتصادی تجارتی مالی اور محصولات کے معاملہ میں ایک ملک کی حیثیت سے کام
 کریں۔ اس تنازعہ میں دونوں ملک میں آزادانہ تجارت ہو کر رہے گی۔ مالی اور دوسروں
 کی نقل و حرکت پر کوئی پابندی نہیں ہوگی۔ کرنسی بھی مشترکہ رہے گی۔
 ۱۵ مارچ سے ہندوستان کے ہندو پاکستان گورنمنٹ نے مناسب سمجھا۔ تو علیحدہ کرنسی کا اعلان
 کر دے گی۔ اگر پاکستان نے محصولات کی شرح دی رکھی جو ہندوستان میں ہے
 تو دوسرے کے مارچ سے ہندوستان کے محصولات اور تجارت اور محصولات وغیرہ کے سلسلے میں
 کوئی پابندی نہیں لگائی جائے گی۔